سوال

(343) طلاق کےلیے بیوی کی موجودگی یا اسے علم ہونا شرط نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری طلاق کو تین برس ہوچکے ہیں اور سب معاملات وکیل کے ذریعے مکمل ہوئے تھے میرے سابقہ خاوند نے بات چیت سے انکار کردیا تھا۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس نے اب تک مجھے طلاق کا ایک کلمہ تک نہیں کہا، اب کچھ لوگ مجھے یہ کہتے ہیں کہ اس کےلیے ضروری ہے کہ وہ میرے سامنے طلاق کا لفظ بولے۔ میری گزارش ہے کہ آپ اس کی وضاحت کریں کیونکہ مجھے اس سے بہت پریشانی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

طلاق کےلیے یہ کوئی شرط نہیں کہ خاوند اپنی بیوی کے سامنے طلاق کے الفاظ کہے اور نہ ہی یہ شرط ہے کہ بیوی کو اس کا علم ہو۔ جب بھی آدمی نے طلاق کے الفاظ بولے یا طلاق لکھ دی تو طلاق صحیح ہوگی اگرچہ اس کا بیوی کو علم نہ بھی ہو۔ اگر آپ کے خاوند نے طلاق کے سارے معاملات وکیل کے پاس مکمل کیے ہیں تو یہ طلاق صحیح ہے اور واقع ہوچکی ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ:

ایک آدمی اپنی بیوی سے لمبے عرصے تک غائب رہا اور اسے طلاق دے دی جس کا علم صرف اسے ہی ہے اور اگر وہ اپنی بیوی کو نہ بھی بتائے تو کیا یہ طلاق واقع ہوجائے گی؟ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا جواب تھا:

طلاق واقع ہوجائے گی اگرچہ وہ اپنی بیوی کو اس کا نہ بھی بتائے۔ اگر کوئی آدمی یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو اس سے اس کی بیوی کو طلاق ہوجائے گی خواہ بیوی کو اس کا علم ہو یا نہ ہو۔ اس بنا پر فرض کریں کہ اگر عورت کو طلاق کا علم تین حیض گزرجانے کے بعد ہو تو اس کی عدت پوری ہوچکی ہوگی حالانکہ اسے اس کا علم ہی نہیں تھا۔ اسی طرح اگر کوئی آدمی فوت ہوجائے اور اس کی بیوی کو خاوند کی وفات کا علم عدت گزرنے کے بعد ہو تو اس پر کوئی عدت نہیں، اس لیے کہ عدت کی مدت تو پہلے ہی گزر چکی ہے۔ (دیکھئے فتاویٰ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ (2/804) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص427

محدث فتویٰ